

227587-زخمی اعضا تے وضو میں سے کسی عضو پر مجھے ہوئے خون کا حکم

سوال

زخموں پر مجھے ہوئے خون کو کب وضو کے لیے رکاوٹ اور حائل سمجھا جائے گا کہ اسے وضو سے پہلے زائل کرنا لازم ہے؛ کیونکہ کافی وقت گزرنے کے بعد مجھے علم نہیں ہے کہ مجھے ہوئے خون کے نیچے زخم مندل ہو گیا ہے یا نہیں، بھی میں اسے کھرج دیتا ہوں تو نیچے زخم ابھی مندل نہیں ہوا ہوتا، اور بھی بخار مندل ہو چکا ہوتا ہے، اور بھی خون فوری تو نہیں نکلتا لیکن کچھ دیر بعد یکھتا ہوں خون دوبارہ نکل کر جم چکا ہوتا ہے۔ تو اس حالت میں میری نمازوں کا کیا حکم ہے؟ مجھے ہوئے خون کی وجہ سے میں وسوں میں بتلا ہو چکا ہوں، اور بار بار نمازیں بھی دھراتا ہوں۔ میری حالت یہ ہے کہ جیسے ہی زخم پر خون جستا ہے تو میں اسے کھرج دیتا ہوں صرف اس وجہ سے کہ میرا وضو صحیح نہیں ہوگا، اور اس کے نتیجے میں میرے زخم جلد مندل نہیں ہوتے، اور ویسے بھی مجھے چوٹیں بہت زیادہ لگتی ہیں۔

پسندیدہ جواب

زخم پر نجک جانے والے خون کا تعلق عام طور پر ایسے خون سے ہے جس کے بارے میں شرعاً درگزرسے کام لیا جاتا ہے؛ خصوصاً ایسے شخص کے لیے جسے چوٹیں بہت زیادہ لگتی ہوں، اور اسے اس کا بہت زیادہ سامنا بھی ہو۔

جیسے کہ "حاشیۃ الباجوری علی ابن قاسم" (1/51) میں ہے کہ:

"جسم پر سے پانی کے لیے رکاوٹ بننے والی چیزوں مثلاً: جھی ہوتی میل وغیرہ، چنانچہ اگر اسے زائل کرنا مشکل نہ ہو تو کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ پھر یہ جزو بدن بن چکا ہے۔۔۔ اسی طرح پھوڑے کا کھنڈ بھی زائل کرنا لازم نہیں ہے چاہے اسے زائل کرنا آسان ہی کیوں نہ ہو۔" ختم شد

یعنی مطلب یہ ہے کہ: کھنڈ کو زائل کرنا واجب نہیں چاہے آسان ہی کیوں نہ ہو۔

اسی طرح "مطلوب اولی انہی" (1/116) میں ہے کہ:

"مانحن کے نیچے تھوڑا سا میل وغیرہ حرج کا باعث نہیں ہے، جیسے ناک کی اندر ورنی جانب جما ہو رہا ہے حرج کا باعث نہیں ہوتا، چاہے یہ پانی کے لیے رکاوٹ بن رہا ہو؛ کیونکہ یہ چیزیں زندگی میں ہوتی رہتی ہیں، اگر ان کی وجہ سے وضو صحیح نہ ہوتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ضرور اس کی وضاحت فرمادیتے؛ کیونکہ ضرورت کے وقت وضاحت نہ کرنا جائز نہیں ہوتا۔"

اس معمولی میل کے ساتھ شیخ تفتی الدین ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے براں معمولی چیز کو شامل کر دیا ہے جو پانی کے لیے حائل بنے، مثلاً: خون، اور گوندھے ہوئے آٹے کے نشانات بدن کے کسی بھی عضو پر ہوں۔ انہوں نے اس موقف کو مانحن کے نیچے موجود میل پر قیاس کرتے ہوئے اپنایا ہے، اسی طرح اس میں اعضا تے وضو کی پھٹن بھی شامل ہے۔" ختم شد

کھنڈ کے حوالے سے معانی اور آسانی اس لیے ہے کہ یہ بلوی عامہ ہے۔ اور اس سے بچاؤ اس وقت ہو گا جب وسو سے کی بیماری نہ ہو، چنانچہ جہاں وسو سے کی بیماری ہو اور انسان ہر وقت انہی خیالات میں گن رہے، اور بار بار نمازیں بھی دھراتے، تو ایسی صورت میں اپنی ذات کے لیے خیر خواہی کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ ایسی باتوں پر بالکل توجہ نہ دے، اپنی ذہن کو اس جانب متوجہ نہ کرے، وگرنہ اس کی عبادات اور دیگر تمام معاملات درہم برہم ہو جائیں گے، آپ خود یکھیں کہ کس طرح شیطان آپ کے لیے عبادات مشکل بنارہ ہے، آپ بار بار نمازیں بھی دھراتے ہیں حالانکہ اس کی کوئی شرعی ضرورت بھی نہیں ہے۔

واللہ اعلم